روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
جمعرات 28۔اپریل 2016ء 20رجب 1437ہجری 28شہادت 1395ہش جلد 66-101 نمبر 97

دعائیں بہت قبول ہوتی تھیں

رسول کریم ﷺ نے حضرت سعدؓ کے حق میں ایک دعا مستجاب الدعوات ہونے کے لئے کی تھی کہ ''اے اللہ سعد جب دعا کرے اس کی دعا کو قبول کرنا'' یہ دعا مقبول ٹھہری اور حضرت سعدؓ کی دعائیں بہت قبول ہوتی تھیں لوگ آپ سے قبولیت دعا کی امید رکھتے اور بددعا سے ڈرتے تھے۔

(مستدرک حاکم جلد 3 ص 500، مجمع الزوائد جلد 9 ص 154)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

دعا کرنے والوں کے لئے آسمان زمین سے نزدیک آجاتا ہے اور دعا قبول ہو کر مشکل کشائی کے لئے نئے اسباب پیدا کئے جاتے ہیں اور ان کا علم پیش از وقت دیا جاتا ہے اور کم سے کم یہ کہ میخ آہنی کی طرح قبولیت دعا کا یقین غیب سے دل میں بیٹھ جاتا ہے۔ سچ یہی ہے کہ اگر یہ دعا نہ ہوتی تو کوئی انسان خداشناسی کے بارے میں حق الیقین تک نہ پہنچ سکتا۔ دعا سے الہام ملتا ہے دعا سے ہم خدا تعالیٰ کے ساتھ کلام کرتے ہیں۔ جب انسان اخلاص اور توحید اور محبت اور صدق اور صفا کے قدم سے دعا کرتا کرتا فنا کی حالت تک پہنچ جاتا ہے تب وہ زندہ خدا اس پر ظاہر ہوتا ہے جو لوگوں سے پوشیدہ ہے۔ دعا کی ضرورت نہ صرف اس وجہ سے ہے کہ ہم اپنے دنیوی مطالب کو پاویں بلکہ کوئی انسان بغیر ان قدرتی نشانوں کے ظاہر ہونے کے جو دعا کے بعد ظاہر ہوتے ہیں اس سچے ذوالجلال خدا کو پا ہی نہیں سکتا جس سے بہت سے دل دور پڑے ہوئے ہیں۔ نادان خیال کرتا ہے کہ دعا ایک لغو اور بےہودہ امر ہے مگر اسے معلوم نہیں کہ صرف ایک دعا ہی ہے جس سے خداوند ذوالجلال ڈھونڈنے والوں پر تجلی کرتا اور **انا القادر** کا الہام ان کے دلوں پر ڈالتا ہے۔ ہر ایک یقین کا بھوکا اور پیاسا یاد رکھے کہ اس زندگی میں روحانی روشنی کے طالب کے لئے صرف دعا ہی ایک ذریعہ ہے جو خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین بخشتا اور تمام شکوک و شبہات دور کر دیتا ہے۔ کیونکہ جو مقاصد بغیر دعا کے کسی کو حاصل ہوں وہ نہیں جانتا کہ کیونکر اور کہاں سے اس کو حاصل ہوئے۔ بلکہ صرف تدبیروں پر زور مارنے والا اور دعا سے غافل رہنے والا یہ خیال نہیں کر سکتا کہ یقیناً وحقاً خدا تعالیٰ کے ہاتھ نے اس کے مقاصد کو اس کے دامن میں ڈالا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو شخص دعا کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ سے الہام پا کر کسی کامیابی کی بشارت دیا جاتا ہے وہ اس کام کے ہو جانے پر خدا تعالیٰ کی شناخت اور معرفت اور محبت میں آگے قدم بڑھاتا ہے۔ اور اس قبولیت دعا کو اپنے حق میں ایک عظیم الشان نشان دیکھتا ہے اور اسی طرح وقتاً فوقتاً یقین سے پُر ہو کر جذبات نفسانی اور ہر ایک قسم کے گناہ سے ایسا مجتنب ہو جاتا ہے کہ گویا صرف ایک روح رہ جاتا ہے۔ لیکن جو شخص دعا کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کے رحمت آمیز نشانوں کو نہیں دیکھتا وہ باوجود تمام عمر کی کامیابیوں اور بےشمار دولت اور مال اور اسبابِ تنعم کے دولت حق الیقین سے بےبہرہ ہوتا ہے اور وہ کامیابیاں اس کے دل پر کوئی نیک اثر نہیں ڈالتیں بلکہ جیسے جیسے دولت اور اقبال پاتا ہے غرور اور تکبر میں بڑھتا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ پر اگر اس کو کچھ ایمان بھی ہو تو ایسا مردہ ایمان ہوتا ہے جو اس کو نفسانی جذبات سے روک نہیں سکتا اور حقیقی پاکیزگی بخش نہیں سکتا۔

(الفضل 18۔اکتوبر 2010ء)

والدین نمونہ بنیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

پس جو والدین اولاد کے خواہش مند ہوں انہیں نیک اولاد کی خواہش کرنی چاہئے اور پھر اولاد کی تربیت بھی اس کے مطابق ہو اور جیسا کہ میں نے کہا اولاد کی تربیت کے لئے سب سے پہلے اپنے نمونے قائم کرنے چاہئیں۔ واقفین نو بچوں کے جو والدین ہیں انہیں خاص طور پر اس طرف توجہ دینی چاہئے۔

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ شوریٰ
مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

دو نفلوں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 3 دسمبر 2010ء کے خطبہ جمعہ میں احمدی احباب کو روزانہ دو نوافل ادا کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

پس ان حالات میں دنیا بھر کی جماعتوں کے تمام افراد کو میں خاص طور پر اپنے مظلوم اور تکلیف اور مشکلات میں گرفتار بھائیوں کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کم از کم دو نفل روزانہ صرف ان لوگوں کیلئے ہر احمدی ادا کرے جو احمدیت کی وجہ سے کسی بھی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جو ظالمانہ قوانین کی وجہ سے اپنی شہری اور مذہبی آزادیوں سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح جماعتی ترقی کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کریں۔ پس اگر ہر احمدی اپنے دل کی بے چینی کو خدا تعالیٰ کے حضور پہلے سے بڑھ کر پیش کرے گا تو خود مشاہدہ کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر اس پر کس طرح پڑ رہی ہے پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ ان کو اپنے حصار میں لے لے گا۔

(روزنامہ الفضل 18 جنوری 2011ء)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

اداریہ

حضرت مسیح موعود کا سفر ملتان۔1897ء

ایک مخالف کو آپ کی راستگوئی کا پختہ یقین تھا

حضرت مسیح موعود نے اللہ تعالیٰ کی مصلحتوں کے تحت اپنی زندگی میں متعدد سفر کئے۔ مسیح کے معنوں میں سفر کا مضمون بھی شامل ہے۔ حضرت مسیح موعود کے ان سفروں کی ایک حکمت یہ بھی تھی کہ لوگ آپ کے مقدس چہرہ کو دیکھ لیں، آپ کے اخلاق عالیہ ظاہر ہوں اور سینکڑوں لوگ ان کے گواہ بن جائیں۔

اس ضمن میں ملتان کا سفر بھی بہت اہم ہے۔ جس میں اس بات کا اظہار ہے کہ دشمنوں کو آپ کے خلق سچائی پر کتنا اعتماد تھا۔

حضرت اقدس 29۔ اکتوبر 1897ء کو ملتان تشریف لے گئے۔ اس سفر کے متعلق حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

اس سفر کی تقریب یہ ہوئی کہ مولوی رحیم بخش صاحب بہاولپور نے لاہور کے اخبار ناظم الہند پر ازالہ حیثیت عرفی کا دعویٰ دائر کیا تھا نواب صاحب بہاولپور کے حرم سرائے میں ایک یورپین عورت مس سکسیر کے نام سے تھی جو نواب صاحب کے نکاح میں آئی۔ کچھ سیاسی اسباب ایسے پیدا ہوئے یا ان کے پیدا ہونے کا احتمال تھا کہ اسے طلاق ہوگئی۔ اس یورپین عورت کی طلاق کے سلسلہ میں ناظم الہند کے شیعہ ایڈیٹر سید ناظم حسین نے مضامین کا ایک سلسلہ مولوی رحیم بخش کے خلاف لکھا اور اس مقدمہ کی نوبت آئی۔ ناظم الہند کا وہ فائل دفتر الحکم کی لائبریری میں تھا۔ ناظم الہند کا ایڈیٹر سلسلہ کا سخت دشمن تھا اور اس نے حسین کامی کی قادیان میں آمد کے سلسلہ میں بہت کچھ لکھا مگر وہ یقین رکھتا تھا کہ حضرت اقدس کی شہادت باوجود اس کی اپنی دشمنی کے صداقت کا اظہار ہوگی اس لئے اس نے شہادت صفائی میں آپ کو بطور گواہ طلب کیا۔ حضرت اقدس جائز طور پر بذریعہ کمیشن شہادت دینے کا مطالبہ کرسکتے تھے۔ مگر آپ نے قرآن کریم کی ہدایت پر عمل کر کے شہادت کے لئے خود جانا ضروری سمجھا اور ملتان تشریف لے گئے۔ عجیب بات یہ ہے کہ ابھی اس شہادت کے متعلق آپ کو کوئی علم نہ تھا۔ خود ناظم حسین نے بھی اس کی ضرورت نہیں سمجھی تھی کہ وہ قبل از وقت آکر آپ سے ذکر کرتا وہ ایک صحیح شعور رکھتا تھا کہ آپ شہادت کے طلب کرنے پر ضرور آئیں گے اور سچی شہادت دیں گے مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سفر کے متعلق بعض امور کا علم دے دیا تھا۔ فرماتے ہیں:

’’شروع 1897ء میں مجھے دکھایا گیا کہ میں ایک گواہی کے لئے ایک انگریز حاکم کے پاس حاضر کیا گیا ہوں اور اس حاکم نے مجھ سے سوال کیا کہ آپ کے والد کا کیا نام ہے؟ لیکن جیسا کہ شہادت کے لئے دستور ہے مجھے قسم نہیں دی۔ پھر 8۔ اکتوبر 1897ء کو مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ اس مقدمہ کا سپاہی سمن لے کر آیا ہے۔ یہ خواب (بیت الذکر) میں عام جماعت کو سنا دی گئی تھی۔ آخر ایسا ہی ظہور میں آیا اور سپاہی سمن لے کر آ گیا اور معلوم ہوا کہ ایڈیٹر اخبار ناظم الہند لاہور نے مجھے گواہ لکھا دیا ہے۔ جس پر مولوی رحیم بخش پرائیویٹ سیکرٹری نواب بہاولپور نے لائبل کا مقدمہ ملتان میں کیا تھا۔ سو جب میں ملتان میں پہنچ کر عدالت میں گواہی کے لئے گیا تو ویسا ہی ظہور میں آیا۔ حاکم کو ایسا سہو ہو گیا کہ قسم دینا بھول گیا اور اظہار شروع کر دیئے۔‘‘

اس سفر میں آپ کے ہمراہ حضرت مولانا نورالدین صاحب، حضرت مولانا عبدالکریم صاحب، مکرم خواجہ کمال الدین صاحب اور مکرم محمد علی صاحب تھے مکرم مولوی محمد علی صاحب نے اسی سال مارچ کے اواخر میں قادیان آکر بیعت کی تھی اور قادیان میں ان کی یہی پہلی آمد اور حضرت سے ملاقات تھی۔

سفر ملتان میں اسی طرح پر واقعہ شہادت پیش آیا جیسا کہ قبل از وقت اللہ تعالیٰ نے بتا دیا تھا اور جماعت مقیم قادیان کو پہلے سے بتا دیا گیا تھا اس وقت نہ ناظم الہند کیس کا علم تھا نہ اس میں شہادت دینے کا سوال بلکہ یہ وہم بھی نہیں ہوسکتا تھا کہ ناظم صاحب جیسا تلخ دشمن آپ کو شہادت میں پیش کرسکتا ہے۔

مگر یہ واقعہ آپ کی صداقت کی دلیل ہونے والا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کر دیئے۔ اس وقت ملتان (جو اولیائے کرام کا ایک مرکز رہا ہے اور اسلامی فتوحات کا دروازہ تھا) میں حضرت اقدس کی جماعت کے چند افراد تھے جو اپنی معاشی حالت کے لحاظ سے غریب کہے جاسکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی سنت یہی ہے کہ اس کے برگزیدہ کی جماعت میں غربا ہی بنیادی اینٹ ہوتے ہیں اگرچہ اس وقت تک سلسلہ کی مخالفت عام ہوچکی تھی۔ مگر پنڈت لیکھرام کی پیشگوئی پوری ہونے کے بعد مسلمانوں میں ہمدردانہ رو بھی چل رہی تھی اور اسی اثناء میں ڈاکٹر کلارک کے اقدام قتل کا مقدمہ بھی چل رہا تھا۔ ایسے حالات میں سفر (جب کہ قتل کی دھمکیاں بھی دی جاچکی ہوں) خطرات کا سفر تھا مگر حضرت اقدس کے ساتھ ربانی تائیدات تھیں۔ آپ نے یہ سفر اپنے خدام کے ہمراہ کیا اور واپس ہوئے۔

واپسی پر آپ نے لاہور میں قیام فرمایا اور مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر کے مکان پر جو انارکلی میں واقع تھا فروکش ہوئے۔ شیخ صاحب کی دکان اس وقت بمبئی ہاؤس کے نام سے مشہور تھی اور پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی کے بالکل سامنے تھی۔ اس کے عقب میں آپ کا رہائشی مکان تھا۔ ہر مذہب وملت کے لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور مختلف قسم کے سوال کرتے۔

قرآن کریم کی برکات

خدائے پاک رحماں کا یہ ہم پہ کتنا احساں ہے
عطا کی ہم کو وہ تعلیم جس کا نام قرآں ہے

ہماری ظلمتوں کو دور کرتا ہے وہ نورِ حق
کرے جو جان و دل روشن یہی وہ نورِ فرقاں ہے

پڑھو اس کو ترنم سے تو لذت دل کو یہ بخشے
کرو تم غور جب اس پہ تو پھر یہ بحرِ عرفاں ہے

اگر آتا نہ یہ قرآں بھٹک جاتے سبھی انساں
ہمارے ہر قدم پر یہ تو اک شمع فروزاں ہے

ہدایت ہے خداوندی یہ پیغامِ الٰہی ہے
ہمارا یہ عقیدہ ہے ہمارا اس پہ ایماں ہے

شفا دیتا ہے لوگوں کو خدا کی خاص رحمت سے
یہ سب مضطر دلوں کے واسطے راحت کا ساماں ہے

تو اے مومن بسا دل میں قرآنِ پاک کی الفت
اگر اپنے خدا کے قرب کو پانے کا خواہاں ہے

خواجہ عبدالمومن

مولوی محمد صاحب مرحوم امیر جماعت احمدیہ مشرقی پاکستان

تقریر جلسہ سالانہ 1962ء

بنگلہ دیش سابقہ مشرقی پاکستان میں احمدیت کی تاریخ

آغاز تا 1962ء

(قسط دوم آخر)

بنگلہ زبان میں پہلا رسالہ

1916ء میں پمفلٹ اور ٹریکٹ کی صورت میں زبان بنگلہ احمدیہ لٹریچر کی اشاعت شروع ہوئی۔ اسی طرح بنگلہ میں البشریٰ کے نام سے ایک سہ ماہی رسالہ جاری ہوا۔ لیکن چار شماروں کے بعد بند ہو گیا۔ پھر 1925ء سے رسالہ احمدی بنگلہ زبان میں ماہوار نکلنا شروع ہوا جو کچھ عرصہ بعد پندرہ روزہ کر دیا گیا۔ انہی ایام میں مولوی حسام الدین صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ نے جو مولوی مبارک احمد صاحب اور چوہدری ابوالہاشم خان صاحب کے دوستوں میں سے تھے۔ کتاب ...... پڑھ کر بیعت کر لی۔ یہ بھی آگے چل کر سلسلہ کے اچھے خادم ثابت ہوئے۔

پہلا جلسہ سالانہ

1917ء میں چوہدری ابوالہاشم خان صاحب اور مولوی حسام الدین حیدر صاحب کی کوشش کے نتیجہ میں برہمن بڑیہ میں احمدیوں کا پہلا سالانہ جلسہ ماہ اکتوبر میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ کے موقعہ پر دیہاتی جماعتوں میں ایک ایک امام مقرر کر کے ان کی جماعتوں کو منظّم کیا گیا۔

اطاعت اور توکل کا ایک اعلیٰ نمونہ

علاقہ برہمن بڑیہ کے موضع باشارک کا رہنے والا ایک اٹھارہ انیس سال کا نوجوان رحمت علی 1916ء میں بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوا۔ احمدی ہونے پر اس کے ماں باپ نے اسے گھر سے نکال دیا۔ وہ قادیان چلا گیا اور وہاں پر دینی تعلیم حاصل کرتا رہا۔ جب 23-1922ء میں ملکانہ کے علاقہ میں سوامی شردھانند کی چلائی ہوئی شدھی تحریک کے نتیجہ میں ہزاروں ہزار مسلمان ہندو بنائے جانے لگے۔ تو اس موقعہ پر اس فتنہ عظیم کی روک تھام کے سلسلہ میں حضور اقدس نے ایک مرتبہ قادیان میں منادی کے ذریعہ ہنگامی طور پر یہ اعلان کروا دیا کہ جو جس حالت میں ہو فوراً حضور پرنور کی خدمت میں حاضر ہو جائے۔ مولوی رحمت علی صاحب اس وقت اتفاقاً تہ بند اور بنیان پہنے ہوئے روٹی کھا رہے تھے۔ بذریعہ منادی حضور کا حکم سنتے ہی وہ فوراً روٹی چھوڑ کر اسی حالت میں اٹھ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ حضور کی طرف سے ملکانہ جانے کا حکم ہوا۔ آقا کے حکم کی تعمیل میں فوراً اسی حالت میں یعنی صرف بنیان اور تہ بند زیب تن کئے روانہ ہو گئے اور سامان سفر ساتھ لینے کے لئے اپنی رہائش تک بھی نہ گئے۔

ملکانہ میں انہوں نے سادھو کے لباس میں خدمت سرانجام دی۔ ان کے حسن کارکردگی اور اخلاص کی وجہ سے جو علاقہ ان کے سپرد ہوا تھا۔ اس کے تمام مرتد ہونے والے لوگ بفضلہٖ تعالیٰ واپس آ گئے۔ حضور نے ان مخلصانہ خدمات پر خوشنودی کا اظہار فرمایا تھا اور ان کے لئے دعا فرمائی تھی۔ اس کے بعد انہوں نے قادیان سے واپس آ کر بنگال میں ایک لمبا عرصہ آنریری طور پر دعوتی کام سرانجام دیئے۔

ملکانہ میں مولوی رحمت علی صاحب کے علاوہ بنگال کے دوستوں میں سے مولوی ظل الرحمٰن صاحب اور چوہدری ابوالعاصم خان صاحب برادر چوہدری ابو الہاشم خان صاحب کو بھی خدمات پیش کرنے کا موقعہ ملا۔ 1919ء میں حضور اقدس کے ارشاد پر مولوی مبارک علی صاحب نے سرکاری ملازمت چھوڑ کر انگلینڈ اور جرمنی میں نہایت اخلاص اور تندہی کے ساتھ چھ سال کے لئے دعوت الی اللہ کی خدمت سرانجام دی۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے واپسی پر دوبارہ اپنی ملازمت پر بحال ہو گئے۔

حضرت مولانا عبدالواحد صاحب کی وفات کے بعد

1926ء میں مولانا سید عبدالواحد صاحب نے انتقال فرمایا۔ ان کے زمانہ میں بنگال میں احمدیت کی بنیاد استوار ہوئی۔ میمن سنگھ اور سلہٹ کے اضلاع میں 36 جماعتیں قائم ہوئیں۔ مولانا سید عبدالواحد صاحب کے انتقال کے بعد چاٹگاؤں کے پروفیسر عبداللطیف صاحب بذریعہ انتخاب امیر مقرر ہوئے۔ حضور نے انہیں دستی بیعت لینے کی اجازت سے بھی سرفراز فرمایا۔

ان کے متعلق ایک قابل ذکر بات یہ ہے۔ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی نے 1928ء میں قرآن مجید کا درس دیا تھا۔ آپ اس میں اول تا آخر شامل ہوئے۔

ان کے زمانہ امارت میں انتظامی لحاظ سے بھی جماعت نے بہت ترقی کی۔ جماعتوں میں صرف اماموں کی جگہ قواعد صدر انجمن احمدیہ کے مطابق پریذیڈنٹوں اور سیکرٹریوں کا بذریعہ انتخاب تقرر ہوا۔ بجٹ بلحاظ تشخیص آمد تیار ہونے شروع ہوئے۔ مرکز کے اعلانات و اشتہارات کو بنگلہ زبان میں شائع کیا جانے لگا اور لٹریچر میں بھی اضافہ ہوا۔ مخالفین کی طرف سے وقتاً فوقتاً پھیلائے ہوئے اعتراضات کے جواب بھی بصورت اشتہار پمفلٹ اور رسائل دیئے گئے۔

ایک ماہوار رسالہ الہدایت ایک عرصہ تک جاری رہا ان کے زمانہ میں مختلف اوقات حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب، حضرت خان صاحب فرزند علی صاحب، حضرت مولوی عبدالمغنی صاحب ناظر مال حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب، حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نیر، حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی، حضرت حکیم قریشی محمد حسین صاحب بنگال میں تشریف لائے۔ ان بزرگان میں سے حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی نے 29-1928ء میں تقریباً ڈیڑھ سال کے لئے برہمن بڑیہ میں قیام فرمایا۔

پیر سراج الحق صاحب

اسی عرصہ کی بات ہے کہ ایک مرتبہ جب حضرت پیر صاحب چاٹگاؤں ٹاؤن ہال میں لیکچر دے رہے تھے۔ مخالفوں نے پتھر برسانے شروع کر دیئے جس سے وہ زخمی ہو کر زمین پر گر گئے۔ اس طرح چاٹگاؤں کی سرزمین حضرت مسیح موعود کے ایک جلیل القدر رفیق کے مقدس خون سے رنگی گئی۔ آج اسی کا نتیجہ ہے کہ وہاں پر بفضل اللہ تعالیٰ ایک بڑی مستحکم جماعت قائم ہے۔

30 ستمبر 1931ء میں پروفیسر عبداللطیف صاحب نے انتقال فرمایا اور ان کے بعد کلکتہ کے حکیم ابوطاہر صاحب جو مقامی امیر تھے پراونشل امیر مقرر ہوئے اور ہیڈ کوارٹرز برہمن بڑیہ سے کلکتہ منتقل ہو گئے۔

میری بیعت

ان ہی ایام میں ڈھاکہ کے ایک احمدی دوست عبداللطیف صاحب ملازمت کے سلسلہ میں بانکوڑا تبدیل ہو کر گئے وہاں پر ان کے ذریعہ سے احمدیت کا کچھ بنگلہ لٹریچر اس عاجز کو ملا جس میں کتاب ...... تصنیف حضرت مسیح موعود بھی تھی اس میں اس فقرہ نے کہ مجھے جو بھی عزت ملی ہے حضرت مصطفیٰ ﷺ کے طفیل ملی ہے۔ مجھ پر گہرا اثر کیا۔ میرے والد صاحب مولوی زاہد الرحیم وکیل اور عالم دین بھی تھے۔ ان کی محفل میں ہمیشہ یہ باتیں سنتا رہا کہ حضرت محمد ﷺ کی اتباع کرنے والا کبھی گمراہ نہیں ہوسکتا۔ کتاب...... میں حضرت مسیح موعود کا مذکورہ فقرہ پڑھتے ہی والد صاحب کی بات مجھے یاد آئی اور میرے دل میں یہ یقین میخ کی طرح گڑ گیا کہ یہ شخص سچا ہے اور جو بھی اس کا دعویٰ ہے سچا ہے حالانکہ اس وقت تک خاکسار کو حضرت مسیح موعود کے دعاوی کا ابھی علم نہیں ہوا تھا۔ اس کے بعد ڈیڑھ ماہ کے اندر ہی عاجز کو بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق مل گئی۔

1935ء میں جناب حکیم صاحب کے انتقال کے بعد جناب چوہدری ابوالہاشم خان صاحب مرحوم پراونشل امیر مقرر ہوئے اور ہیڈ کوارٹرز کلکتہ سے تبدیل ہو کر ڈھاکہ میں منتقل ہوئے۔ چوہدری صاحب پراونشل امیر ہونے کے علاوہ کلکتہ کے امیر بھی رہے۔ جماعتوں میں کثرت سے دورہ فرماتے جس سے جماعتوں کے اندر بیداری پیدا ہوتی۔

اسی زمانہ میں ضلع میمن سنگھ کے موضع پر یمار چر کے کچھ جوشیلے احباب بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے ان کے ذریعہ گردونواح میں بہت اشاعت ہوئی۔ ان احباب میں سے خاص طور پر قابل ذکر اسماء یہ ہیں۔ مولوی ابوموسیٰ صاحب، مولوی ابوطاہر صاحب۔ مولوی منور علی صاحب۔ مولوی طالب حسین صاحب۔

مولوی منور علی صاحب کی بیعت

مولوی منور علی صاحب جو اس وقت سلسلہ کے معلم ہیں ان کی بیعت کی تفصیل یہ ہے کہ وہ جب احمدیت کا مطالعہ کر رہے تھے ایک رات تہجد کی نماز سے قبل خواب میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود شمال مغرب سے تشریف لا رہے ہیں اور بہت سے لوگ آپ کے استقبال کیلئے کھڑے ہیں حضرت مسیح موعود نے سب کو بیٹھنے کے لئے ارشاد فرمایا اور حضرت اقدس خود بھی مجلس میں تشریف فرما ہوئے۔ مولوی منور علی صاحب حضرت اقدس کے پیچھے بیٹھ گئے اس کے بعد حضرت مسیح موعود نے دوران گفتگو اپنا دایاں ہاتھ بائیں ران پر زور سے مارا جس کی آواز سن کر مولوی منور علی صاحب بیدار ہو گئے۔ اس رؤیا میں حضرت مسیح موعود نے ان کو ایک چھوٹی سی کتاب بھی دی تھی۔ بیدار ہو کر انہوں نے تہجد کی نماز ادا کی۔ اتنے میں مولوی طالب حسین صاحب جن کے گھر میں وہ مقیم تھے آ گئے اور ان کو بیدار دیکھ کر ماجرا پوچھا۔ تو انہوں نے خواب کا ذکر کیا اس پر مولوی طالب حسین صاحب نے کہا ’’صدقت‘‘ اس کے دو چار روز بعد مولوی منور علی صاحب نے بیعت

کر لی اور کچھ عرصہ بعد مولوی طالب حسین صاحب نے بھی بیعت کر لی۔ بحالیکہ وہ قبل ازیں احمدیت کے سخت مخالف تھے۔ یہ دوست بلند پایہ عالم تھے۔ اپنے علاقہ میں بہت رعب اور اثر رسوخ کے مالک تھے۔ ان کو دعوت الی اللہ کا خاص جوش تھا۔ انہوں نے کچھ عرصہ بعد بطور آنریری مربی نہایت اخلاص اور جوش کے ساتھ سلسلہ کی خدمت کی اور میدان دعوت الی اللہ میں ہی جبکہ وہ سفر میں تھے۔ گھر سے دور بمقام شہباز پور میں 1943ء میں وفات پائی اور وہیں مدفون ہیں۔

مولوی ممتاز احمد صاحب مربی سلسلہ علاقہ سلہٹ کے ممتاز علماء میں سے تھے انہی کے ذریعہ سے احمدی ہوئے۔ مخالفین نے انہیں کئی دفعہ دوران مناظرہ مار پیٹ کا بھی نشانہ بنایا جسے انہوں نے جرأت اور خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔

مولوی ابوموسیٰ صاحب اور ان کے بھائیوں نے ''پٹارہ اسٹیٹ'' میں بمقام بلا ایک بڑی جماعت قائم کی۔ بلا کی جماعت بعد تقسیم ملک ہجرت کر کے احمد نگر ضلع دیناجپور میں آ بسی ہے۔ یہ مشرقی پاکستان میں ایک بڑی فعال جماعت ہے۔

چوہدری ابوالہاشم خان صاحب کا عہد امارت

چوہدری ابو الہاشم خان صاحب کے عہد امارت میں بہت سے مناظرات ہوئے جن میں احمدیت کو نمایاں طور پر کامیابی حاصل ہوئی۔ خصوصاً 1938ء میں بمقام برہمن بڑیہ مولانا محمد سلیم صاحب مربی سلسلہ نے ایک مناظرہ کے دوران دوروز میں اٹھارہ گھنٹہ عربی میں لیکچر دے کر لوگوں کو بہت متاثر کیا جس سے احمدیت کا رعب قائم ہوا۔

1939ء میں چوہدری ابوالہاشم خان صاحب قادیان ہجرت کر کے چلے گئے اور آپ کے بعد مولوی مبارک علی صاحب امیر مقرر ہوئے۔ ڈھاکہ میں مشن ہاؤس ان کے عہد امارت ہی میں خریدا گیا تھا جہاں صوبائی انجمن کے ہیڈکوارٹرز بھی واقع ہیں اسی طرح انہی ایام میں ایک مخالف بنگالی مولوی صاحب کی پانچ جلدوں پر مشتمل کتاب ''رد قادیانی'' کا دندان شکن جواب جس کو مولوی ظل الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ نے ''حدیث المہدی'' کے نام سے تصنیف کیا تھا شائع کیا گیا۔ یہ کتاب بہت مقبول ہوئی۔

نصرت الٰہی کا ایک اور واقعہ

آزادی ملک سے قبل جب ہندو مسلم فسادات کی آگ سارے صوبے میں پھیل گئی تھی۔ ہماری جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بحیثیت مجموعی جانی و مالی نقصان سے محفوظ رہی اور کلکتہ مشن کے محفوظ رہنے کا واقعہ تو خاص طور پر تائید ونصرت الٰہی اور معجزانہ رنگ کا حامل تھا۔

والنگٹن سکوائر کی بالائی منزل میں ہماری انجمن و بیت واقع تھی۔ مشن میں اس وقت تین اشخاص تھے۔ مولوی سید سعید احمد صاحب انسپکٹر مال اور اڑیسہ کے محمود صاحب اور ایک اور دوست تھے جن کا نام مجھے یاد نہیں رہا۔ ہندو مسلم فسادات نے مشن ہاؤس کو گھیرے میں لیا ہوا تھا۔ چاروں طرف فسادات کی آگ بھڑکی تھی۔ ایک دفعہ ہندوؤں کے ایک جتھہ نے قتل و غارت کا نشانہ بناتے ہوئے مشن ہاؤس بالمقابل واقع ایک مسجد کو گرا دیا۔ اس کے بعد مشن ہاؤس کا رخ کیا۔ مذکورہ بالا تینوں دوست جو مشن ہاؤس میں محصور تھے نے چھپ کر بالائی منزل سے ان تمام ہولناک واقعات کو ہوتے دیکھا۔ جب جتھے نے نچلا گیٹ توڑ ڈالا اور سیڑھی سے اوپر چڑھنے لگا تو یہ تینوں دوست اپنی زندگی کے آخری لمحات سمجھ کر آستانہ الٰہی میں سربسجود ہو گئے اور کلیتہً اللہ تعالیٰ کی طرف منقطع ہو کر نہایت گریہ وزاری سے یہ دعا کی کہ اے خدا تیرے سوا کوئی بچانے والا نہیں۔ ہم اپنے آپ کو تیرے ہی سپرد کرتے ہیں اتنے میں ان کے کان میں یہ آواز آئی کہ بلوائیوں میں سے کوئی شخص دوسروں کو مخاطب ہو کر کہہ رہا ہے کہ یہاں وقت ضائع کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اگر کوئی ہوتا تو اس کے آثار ہوتے۔ دوسری طرف جانے سے کوئی کام ہوتا۔ اس کے بعد حالت سجدہ ہی میں ان دوستوں نے محسوس کیا کہ جتھے کی توجہ ان کی طرف سے ہٹ گئی ہے اور وہاں سے دوسری طرف چلے گئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کی خاص تائید ونصرت کے تحت ہمارے دوست، مشن ہاؤس اور اس کے املاک محفوظ رہے۔

یہ واقعہ 17/اگست 1946ء کو ہوا۔

قیام پاکستان کے بعد

اس کے بعد 1947ء میں ملک تقسیم ہو گیا۔ اس وقت سارے بنگال میں پچاس احمدی جماعتیں تھیں۔ جن میں سے پندرہ ہندوستان میں چلی گئیں اور مشرقی پاکستان کے حصہ میں 35 آئیں کچھ احباب مغربی بنگال سے بسلسلہ ملازمت وتجارت ڈھاکہ، چٹاگانگ وغیرہ مقامات میں آ گئے۔ خاکسار بھی انہی میں سے ایک تھا۔ تقسیم ملک کے وقت سارے بنگال میں تقریباً پانچ ہزار احمدی تھے۔ جن میں سے قریباً ایک ہزار ہندوستان میں رہ گئے۔

خان صاحب مبارک علی صاحب بسبب علالت حضور اقدس کی اجازت سے 1949ء کے نومبر میں امارت سے مستعفی ہو گئے۔ اس کے بعد حضور پُرنور نے اس عاجز کو پروانشل امیر مقرر فرمایا۔

یہ عاجز 3 دسمبر 1949ء سے لے کر 4 دسمبر 1955ء تک امیر رہا۔ طوالت مضمون کے باعث خاکسار اپنے عہد امارت کے واقعات میں سے صرف دو کے ذکر کرنے پر اکتفا کرے گا۔

1953ء میں جب احمدیوں کے خلاف فتنہ اٹھایا گیا تو مخالفین نے احمدیوں کو اقلیت قرار دینے کے لئے آل پاکستان مسلم لیگ کانفرنس میں جو ڈھاکہ میں منعقد ہونے والی تھی۔ ایک ریزولیوشن پاس کرانے کا انتظام کیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس موقعہ پر جماعت کے دوستوں نے نہایت اخلاص سے کام کیا۔ دن اور رات ایک کر کے ضروری لٹریچر کی تالیف وتصنیف اور طباعت کے مسلسل کام کو سرانجام دیا اور لوگوں کو جماعت کے خلاف بے بنیاد اور جھوٹے الزامات سے آگاہ کر کے انہیں اصل صورت سے باخبر کیا۔ کانفرنس سے ایک روز قبل ممبروں سے ملاقاتیں کی گئیں۔ ان میں سے ایک بھاری تعداد نے وعدہ کیا کہ اگر احمدیوں کو اقلیت قرار دینے کا سوال کسی نے اٹھایا تو ہم اس کی پرزور مخالفت کریں گے۔ اس کوشش کا نتیجہ یہ ہوا کہ مخالفین اپنے ارادے میں ناکام رہے۔

طوفان نوح

دوسرا واقعہ یہ ہے کہ 1954ء و 1955ء میں مشرقی پاکستان سخت طوفان او رسیلاب کی زد میں آیا۔

سرزمین مشرقی پاکستان کے چودہ اضلاع زیر آب ہو گئے۔ چالیس دن تک ہر طرف پانی ہی پانی نظر آتا تھا اور لوگوں کی تکلیف او رجانی و مالی نقصان کی کوئی انتہا نہ تھی۔ ان دونوں ہولناک مواقع پر بے ساختہ یہ الفاظ جاری تھے کہ واقعی یہ طوفان نوح ہے۔ مشہور انگریزی ماہنامہ ''ریڈرز ڈائجسٹ'' میں بھی طوفان نوح کے جلی عنوان سے سیلاب کی تفصیلات شائع ہوئی تھیں۔ ان دونوں موقعوں پر جو عظیم الشان قومی مصیبت کا رنگ رکھتے تھے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بغیر ہماری طرف سے کسی رپورٹ یا مطالبہ کے فوری طور پر ازراہ ہمدردی و شفقت علیٰ خلق اللہ بذریعہ تار بھاری رقوم سیلاب زدگان کی بلا امتیاز امداد کے لئے ارسال فرمائیں۔ جن کے ذریعہ سیلاب زدہ علاقوں میں بہت وسیع پیمانے پر امدادی کام سرانجام دیا گیا۔

ایک قابل تقلید نمونہ

1962ء میں نگران بورڈ کی طرف سے مرکزی اعلیٰ کارکنان کا جو وفد مشرقی پاکستان بھیجا گیا تھا ان میں حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری رفیق حضرت مسیح موعود بھی اپنے ذاتی خرچ پر تشریف لائے۔ اور ایک سال تک صوبے میں جماعتوں میں بہت اخلاص اور محبت کے ساتھ کامیاب دورہ فرمایا۔ آپ کا نیک نمونہ اور پاکیزہ کلام جماعتوں میں ازدیاد ایمان اور ترقی کا باعث ہوا۔ اس دورے کے دوران جب وہ اس عاجز کے پاس احمد نگر (ضلع دیناج پور مشرقی پاکستان) میں کچھ دنوں کے لئے قیام فرمایا۔ ان سے ایک نہایت ہی قابل تقلید نمونہ صادر ہوا۔ جو توکل علی اللہ پابندی نظام جماعت دین کو دنیا پر مقدم کرنے۔ تائید و نصرت الٰہی کا حامل ہے۔

15 مئی عیدالاضحیٰ کا دن تھا نماز عید پڑھی جا چکی تھی کہ امیر صاحب ڈھاکہ کی طرف سے بذریعہ ریڈیوگرام یہ پیغام پہنچا کہ حضرت مولوی صاحب کی بیوی کوئٹہ میں سخت بیمار ہے۔ اور حالت تشویشناک ہے سو ان کے لڑکے کی خواہش ہے کہ حضرت مولوی صاحب فوری طور پر واپس تشریف لے جاویں۔

اس ریڈیوگرام کو پڑھ کر جناب سنوری صاحب نے بے ساختہ فرمایا کہ میں پہلے اپنے خدا سے پوچھ لوں اور پھر تھوڑی دیر کے لئے خاموش رہے۔ اس اثناء میں میرے دل میں درد کے ساتھ یہ دعا اٹھی کہ یا اللہ تیرے مسیح کا یہ ایک بزرگ رفیق میرے غریب خانہ میں مقیم ہے اسے کوئی ایسا صدمہ نہ پہنچے۔ جو تکلیف اور افسوس کا موجب ہو۔

اتنے میں آپ نے فرمایا کہ میں مرکز کی طرف سے کام پر مامور ہوں۔ سو میں بغیر حکم مرکز کے ایک قدم بھی ہل نہیں سکتا اور یہ بھی فرمایا کہ ہو سکتا ہے کہ میں بیوی کو دیکھنے کے لئے واپس چلا جاؤں۔ لیکن بیوی بھی مر جائے اور مرکز کی حکم عدولی کے باعث خدا تعالیٰ مجھ سے جواب طلبی کرے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مرکز کے حکم کی فرمانبرداری بھی کروں اور بیوی بھی بچ جائے۔ اور ان سے ملاقات بھی ہو جائے۔ تب انہوں نے جناب امیر صاحب ڈھاکہ کو تار بھجوایا کہ میرے لڑکے کو کہہ دیں کہ اگر میرے واپس آنے کی ضرورت ہے تو وہ مرکز میں لکھے مجھے کیوں کہتا ہے۔

اس کے بعد انہوں نے اپنا دورہ بدستور جاری رکھا اور مرکز کی طرف سے باقاعدہ حکم آ جانے کے بعد اپنے دورے کو تقریباً مکمل کر کے وہ واپس تشریف لے گئے۔ واپس جا کر انہوں نے اپنی بیوی کو روبصحت پایا۔

مختصراً بیان کردہ واقعات کے علاوہ مشرقی پاکستان کی تاریخ احمدیت میں سینکڑوں قابل ذکر واقعات اور بھی ہیں جو اس قلیل وقت کے اندر احاطہ بیان میں نہیں لائے جا سکتے۔

میں نے مشرقی پاکستان میں احمدیت کی ابتداء و آغاز بیان کرتے ہوئے یہ حقیر مضمون حضرت مسیح موعود کے تین رفقاء کے ذکر کے ساتھ شروع کیا تھا۔ اسی طرح برکت کے واسطہ میں اپنے مضمون کو حضرت مسیح موعود کے ایک بزرگ رفیق کے مذکورہ بالا واقعہ پر ختم کرتا ہوں۔

(الفضل 5 تا 7/اپریل 1963ء)

مکرم پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

حاصل مطالعہ

ملکی اخبارات سے مفید حوالے

قتال پر مبنی انقلاب کی خواہش

ڈاکٹر علی اکبر الازہری صاحب اپنے کالم متاع کارواں میں لکھتے ہیں۔

جماعت اسلامی کے سابق امیر محترم منور حسن نے بڑے صاف اور واشگاف الفاظ میں فرمایا کہ ’’قتال فی سبیل اللہ کے بغیر ہمارے اس معاشرے میں انقلاب نہیں لایا جاسکتا۔‘‘ انہوں نے اس بیان کی مزید شرح کرتے ہوئے سومنات کا حوالہ دیا کہ ’’ہم نے ابھی کئی سومنات گرانے ہیں‘‘ یعنی جس طرح سلطان محمود غزنوی نے افغانستان سے آ کر ہندوستان میں ہندوؤں کے سومنات مسمار کئے اور یہاں اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی اسی طرح ہمیں بھی پاکستان کے موجودہ نظام کو اسلامی نظام میں تبدیل کرنے کیلئے قتال فی سبیل اللہ کے ذریعے سومنات مسمار کرنے ہوں گے......

ہمارا دین مار دھاڑ اور قتل و غارت گری پر نہ صرف یقین نہیں رکھتا بلکہ اس کی شدید مذمت کرتا ہے۔ رہا جہاد فی سبیل اللہ کا تصور تو اس کی شرائط، قوانین اور مختلف صورتیں معروف ہیں اور ہر پڑھا لکھا شخص یہ سمجھتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول اکرمؐ نے خواہ مخواہ تلوار کا استعمال دشمنوں کے لئے بھی سخت ناپسند فرمایا ہے۔ چہ جائیکہ مسلمانوں کے لئے قتال کی ترغیب دی جائے۔

......معاشرے میں قتال فی سبیل اللہ کی دعوت فساد فی الارض کی دعوت ہے۔ قتال کے ذریعے حکومتوں کے تختے الٹنے کا کام تو طالبان کا فلسفہ ہے اور حال ہی میں عراق اور شام کو دولت اسلامیہ بنانے کے لئے ’’داعش‘‘ نے یہی طریقہ اختیار کر رکھا ہے جس کے نتیجے میں لاکھوں مسلمان موت کے گھاٹ اتر چکے ہیں جس کی مذمت اس بار خطبہ حج میں بھی ضروری سمجھی گئی اور انہیں خوارج العصر قرار دیا گیا۔ خدارا اسلام کی تعلیمات امن و محبت کے فلسفے کو سمجھیں۔ صوفیائے اسلام کی خدمت کے منہج اور دوررس نتائج واثرات کو بھی دیکھیں اور جہاد و قتال کے فتوے لگا کر ’’اسلامی انقلاب‘‘ بپا کرنے والوں کے اثرات اور ردعمل بھی ملاحظہ کریں۔ آج پوری دنیا میں مسلمان اور دہشت گرد لازم وملزوم ہو گئے ہیں۔ کیوں؟ صرف اس لئے کہ مسلمانوں نے خود اپنی حرکتوں سے غیروں کو یہ کہنے کا موقع دیا۔ یہی وجہ ہے کہ جنگ عظیم اول اور دوم میں بھی ملت اسلامیہ کا اتنا نقصان نہیں ہوا جتنا گزشتہ چند عشروں میں دہشت گردی کا لیبل لگنے سے ہوا...... ہمارا المیہ یہ ہے کہ ہماری مذہبی قیادت بھی سیاسی رہنماؤں کی طرح قول و فعل کے گہرے تضاد کا شکار ہے۔

(نوائے وقت 27 نومبر 2014ء)

جذبہ تشکر

طیبہ ضیاء چیمہ اپنے کالم مکتوب امریکہ میں لکھتی ہیں:

ہند کے مسلمانوں کے شعور اور جدوجہد مسلسل سے پاکستان معرض وجود میں آیا۔ مگر پاکستان کے مسلمانوں نے اس ملک کی قدر کو محسوس نہ کیا۔ بقول اقبال ؎

ہر کوئی مست مئے ذوق تن آسانی ہے
تم مسلماں ہو؟ یہ انداز مسلمانی ہے
حیدری فقر ہے، نے دولت عثمانی ہے
تم کو اسلاف سے کیا نسبت روحانی ہے
وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

بنی اسرائیل نے فرعون سے آزادی ملنے کے بعد سونے کے بچھڑے کی پوجا شروع کر دی تھی اور رب کی بندگی کو فراموش کر دیا تھا۔ ہند کے مسلمانوں نے آزادی کی نعمت ملنے کے بعد اس کی قدر نہیں کی اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانیاں اور من مانیاں شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کی یاد دہانی کراتے ہوئے فرمایا ’’ذرا یاد کرو، ہم نے تم سے مضبوط عہد لیا تھا کہ آپس میں ایک دوسرے کا خون نہیں بہانا اور نہ ایک دوسرے کو گھر سے بے گھر کرنا۔ تم نے اس کا اقرار کیا تھا۔ تم خود اس پر گواہ ہو۔ مگر آج وہی تم ہو کہ اپنے بھائی بندوں کو قتل کرتے ہو۔‘‘ پاکستان کی موجودہ صورتحال پر اللہ تعالیٰ غضبناک ہے۔ پاکستان قدرتی آفات کا شکار ہے، کبھی زلزلے اور کبھی طوفان ہیں، اور کہیں خشک سالی، بیماریاں اور دہشت گردی ہے۔

(نوائے وقت 28 نومبر 2014ء)

آرڈیننس 1984ء

ایم اے سلہری اپنے کالم ایوان عدل میں تحریر کرتے ہیں۔

آرڈیننس بیس 1984ء کے ذریعے دفعہ 298B کا اضافہ کیا گیا جس کی رو سے قادیانی یا لاہوری گروپ سے تعلق رکھنے والے احمدیوں کو خلفاء صحابہ کرام کے علاوہ کسی کو امیر المومنین، خلیفۃ المسلمین، صحابی یا رضی اللہ عنہ کہنے، ام المومنین کے سوا کسی کو یہ القاب دینے، اہل بیت کے سوا کسی اور کو اہل بیت کہنے اور اپنی عبادت گاہوں کو مسجد کہنے، اور انہیں اپنی عبادت گاہ میں عبادت کے لئے بلاوے کو اذان قرار دینے کو جرم قرار دے دیا گیا جس کی سزا تین سال قید اور جرمانہ مقرر کر دی گئی۔ تعزیرات پاکستان میں دفعہ 298C کا اضافہ کر کے احمدیوں کو اپنے آپ کو مسلمان، اپنے عقیدے کو اسلام کہنے اور اپنے عقیدے میں آنے کی دعوت دینے کی سزا، تین سال قید اور جرمانہ مقرر کی گئی۔ عقائد میں واضح فرق کے اعتبار سے ایسا اس لئے ضروری تھا کہ کوئی اپنے غیر اسلامی عقائد کو سلام میں گڈ مڈ کر کے ابہام پیدا کرنے کی جرأت نہ کر سکے۔ ایکٹ تھرڈ 1986ء کے ذریعے دفعہ 295C کا اضافہ کر دیا گیا۔ جس کی رو سے توہین رسالت مآب ﷺ کا جرم سرزد کرنے کی سزا موت، عمر قید اور جرمانہ مقرر کی گئی۔

(نوائے وقت 12 نومبر 2014ء)

ہمارا نظام حکومت

قیوم نظامی صاحب اپنے کالم منظر نامہ میں لکھتے ہیں:

کانگرس میں شامل مسلمان جن کی قیادت مولانا ابوالکلام آزاد کر رہے تھے۔ مسلم لیگ کے سیاسی نظریے کے خلاف تھے اور متحدہ ہندوستانی نیشنلزم کے حامی تھے۔ جمعیت العلمائے ہند کا بڑا حصہ جو مذہبی سکالروں پر مشتمل تھا قیام پاکستان کے خلاف تھا......

قیام پاکستان کے کٹر مخالف علماء میں مفتی کفایت اللہ اور مولانا حسین احمد مدنی شامل تھے۔ جمعیت العلمائے ہند کے دو جریدوں مدینہ (بجنور) اور الجمعیت (دہلی) نے کانگرس کا مقدمہ لڑا۔ ایک مستند رپورٹ کے مطابق مولانا کفایت اللہ اور مولانا حسین احمد مدنی نے قائداعظم سے پاکستان کا مقدمہ لڑنے کیلئے چندہ طلب کیا اور قائداعظم کے انکار پر وہ کانگرس کے اتحادی بن گئے۔ مجلس احرار اسلام نے عطاء اللہ شاہ بخاری اور چوہدری افضل حق کی قیادت میں مسلم لیگ کی مخالفت کی۔ مجلس احرار ہندوستان کی آزادی اور اسلامی نظام کے نفاذ کیلئے جدوجہد کر رہی تھی اس نے کانگرس کا ساتھ دیا۔ خدائی خدمتگار (ریڈ شرٹ) جو خان عبدالغفار خان خیبر پختونخواہ میں بااثر تھے اور مہاتما گاندھی سے متاثر تھے۔ قیام پاکستان کے سخت مخالف تھے۔ خان عبدالغفار خان کو ’’سرحدی گاندھی‘‘ کے نام سے بھی یاد کیا جاتا تھا۔

علامہ عنایت اللہ مشرقی کی سربراہی میں قائم کی گئی خاکسار تحریک بھی مسلم لیگ کی نظریاتی مخالف تھی.........خاکسار تحریک کے ترجمان جریدے الاصلاح (لاہور) نے پنجاب میں مسلم لیگ کی ڈٹ کر مخالفت کی۔ جماعت اسلامی جس کے بانی مولانا ابوالاعلیٰ مودودی تھے دوقومی نظریے کے حامی تھے مگر مسلم لیگ کے مخالف تھے۔ ان کا خیال تھا کہ مسلم لیگ کی قیادت اسلامی ریاست قائم نہیں کر سکے گی۔ پنجاب میں یونی نیسٹ پارٹی جس پر ہندو اور مسلمان جاگیرداروں کی بالادستی تھی مسلم لیگ کی مخالف تھی۔ مسلم لیگ مسلمانوں کی واحد جماعت تھی جو قائداعظم کی ولولہ انگیز قیادت میں مخالفین کا ڈٹ کر مقابلہ کرتی رہی......

قیام پاکستان کے بعد قائداعظم پاکستان کے پہلے گورنر جنرل بنے انہوں نے لیاقت علی خان کے مشورے سے پہلی کابینہ نامزد کی جو صرف اور صرف میرٹ پر کی گئی۔ پاکستان کی پہلی کابینہ میں نامور سیاستدان اور ٹیکنو کریٹ شامل تھے۔ نواب زادہ لیاقت علی خان (وزیراعظم، دفاع، خارجہ تعلقات، دولت مشترکہ) آئی آئی چندریگر (تجارت، صنعت ورکس)، غلام محمد (خزانہ) سردار عبدالرب نشتر (مواصلات)، غضنفر علی خان (خوراک، زراعت، صحت) جوگندر ناتھ منڈل (قانون، محنت) فضل الرحمٰن (داخلہ، تعلیم، اطلاعات) سر ظفر اللہ خان (امور خارجہ) خواجہ شہاب الدین (داخلہ) پاکستان کی پہلی کابینہ مختصر تھی جس میں نیک نام، تجربہ کار اور اہل شخصیات کو شامل کیا گیا۔ کابینہ کے وزیر نظریاتی تھے ان کا مشن ایک جمہوری اور فلاحی ریاست کی تشکیل تھا۔ کابینہ نے متفقہ قرارداد منظور کر کے گورنر جنرل پاکستان کو اختیار دیا کہ وہ کابینہ کے فیصلوں کی حتمی منظوری دیں......

قائداعظم کے ان بنیادی اصولوں کی روشنی میں پاکستان کی ریاست کا جائزہ لیں تو یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ ہمارا نظام حکومت قائداعظم کے نظریات اور تحریک پاکستان کی روح سے کھلا انحراف ہے۔

(نوائے وقت 22 نومبر 2014ء)

اے ساریا! پہاڑ کی اوٹ میں ہوجا

مولانا حسین احمد اعوان لکھتے ہیں۔

(حضرت عمرؓ) ایک مرتبہ جمعۃ المبارک کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اچانک آپ نے خطبہ کے دوران فرمایا اے ساریا! پہاڑ کی اوٹ میں ہو جا۔ اے ساریا پہاڑ کی اوٹ میں ہو جا۔ صحابہ کرامؓ بڑے حیران تھے کچھ عرصہ بعد حضرت ساریا جہاد سے واپس لوٹے تو صحابہؓ نے اس واقعہ کی بابت دریافت فرمایا۔ حضرت ساریا نے فرمایا کہ میں مدینہ سے کوئی سو میل دور مصروف جہاد تھا کہ جمعۃ المبارک کی نماز کے وقت مجھے آواز سنائی دی کہ ساریا پہاڑ کی اوٹ میں ہو جا، میں نے آواز سن کر اپنا لشکر پہاڑ کی اوٹ میں کر لیا۔ اسی اثناء میں دشمن پیچھے سے اچانک حملہ کرنے کے لئے تیار تھا مگر اس کی تدبیر ناکام ہو گئی اور خداوند کریم نے مسلمان لشکر کو فتح نصیب فرمائی۔ یہ تھی وہ قوت ایمان جو اگر حاصل ہو جائے تو قیصر و کسریٰ قدموں میں آ جاتے ہیں اور مشرق و مغرب سرنگوں ہو کر اسلام کی حقانیت کو تسلیم کر لیتے ہیں۔

(نوائے وقت 26 اکتوبر 2014ء)

قزاقی

مغربی تاریخ میں 1725-1700 کے برسوں کو قزاقی کا سنہرا زمانہ کہا جاتا ہے۔ اس زمانے میں مغرب کے سمندروں میں ہزاروں بحری قزاق سرگرم تھے۔

انیسویں صدی کے اواخر میں برطانیہ میں قزاقی کی سزا موت تھی۔

(روزنامہ دنیا 2 نومبر 2014ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 122972 میں Elias

ولد Bello قوم...... پیشہ تجارت عمر 57 سال بیعت 1974ء ساکن Ado Ekiti ضلع و ملک نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18 اپریل 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 15ہزار Naira ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Elias گواہ شد نمبر1۔ Noor ddeen s/o Jubreel گواہ شد نمبر2 A. Waheed s/o Pladipupo

مسل نمبر 122973 میں Suliyat Ishaq

زوجہ Ishaq قوم...... پیشہ استاد عمر 38 سال بیعت 1992ء ساکن Iwo ضلع و ملک نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 جنوری 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر 20ہزار Naira اس وقت مجھے مبلغ 35ہزار Naira ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Suliyat Ishaq گواہ شد نمبر1۔ Ahmed s/o Ishaq گواہ شد نمبر2۔ Ishaq s/o Akinroye Oyeniran

مسل نمبر 122974 میں Zarat Gbemisola Ewuoso

زوجہ Isa Euoso قوم...... پیشہ استاد عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Estale ضلع و ملک نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18 جنوری 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر 20ہزار Naira (2) ہاف پلاٹ 30x60Ft-13 لاکھ Naira اس وقت مجھے مبلغ 1لاکھ 11ہزار 460Naira ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Zarat Gbemisola Ewuoso گواہ شد نمبر1۔ Qasim s/o Oyekola گواہ شد نمبر2۔ Saheed s/o Bolanuwa

مسل نمبر 122975 میں Jamiu Jinuoye Uthman

ولد Abdul Ganiyu Uthman قوم...... پیشہ طالب علم عمر 24 سال بیعت 2007ء ساکن Ede ضلع و ملک نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 ستمبر 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 5ہزار Naira ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Jamiu Jinuoye Uthman گواہ شد نمبر1۔ Muideen Adewale s/o Abdul Salam گواہ شد نمبر2۔ A. Ga Uthman s/o Oladipupo Uthman

مسل نمبر 122976 میں Oyeniran Ishaq

ولد Oyeniran قوم...... پیشہ استاد عمر 40 سال بیعت 1990ء ساکن Iwo ضلع و ملک نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 جنوری 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 35ہزار Naira ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Oyeniran Ishaq گواہ شد نمبر1۔ Ganiyat s/o Akinroye گواہ شد نمبر2۔ Suliyat s/o Oyenira

مسل نمبر 122977 میں Monsoor

ولد Fadeyi قوم...... پیشہ استاد عمر 35 سال بیعت 1998ء ساکن Ijede ضلع و ملک نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13 مئی 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 45ہزار 879Naira ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Monsoor گواہ شد نمبر1۔ Saheed s/o Mikail گواہ شد نمبر2۔ Razaq s/o Abd Rasheed

مسل نمبر 122978 میں Monsur Olaonipekun

ولد Akeredolu قوم...... پیشہ سول ملازمت عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Ikorodu ضلع و ملک نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 مئی 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 50ہزار Naira ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Mansur Olaonipekun گواہ شد نمبر1۔ Saheed s/o Mikail گواہ شد نمبر2۔ Razaq s/o Abd Rasheed

مسل نمبر 122979 میں Habeebullah

ولد Wahab قوم...... پیشہ استاد عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Ijede ضلع و ملک نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13 مئی 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 25ہزار Naira ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Habeebullah گواہ شد نمبر1۔ Saheed s/o Mikail گواہ شد نمبر2۔ Razaq s/o Abd Rasheed

مسل نمبر 122980 میں Badrat Adeleke

زوجہ Adeleke قوم...... پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Abidogun ضلع و ملک نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18 اپریل 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر 50ہزار Naira اس وقت مجھے مبلغ 10ہزار Naira ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Badrat Adeleke گواہ شد نمبر1۔ Dhunoorain s/o Bello گواہ شد نمبر2۔ Razaq s/o Abd Rashedd

مسل نمبر 122981 میں Monsurah Akintola

ولد Akintola قوم...... پیشہ سول ملازمت عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Ipokia ضلع و ملک نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر 15ہزار Naira اس وقت مجھے مبلغ 30ہزار Naira ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Monsurah Akintola گواہ شد نمبر1۔ Hassan s/o Akintoal گواہ شد نمبر2۔ Haroon s/o Ipouy

مسل نمبر 122982 میں Sulaimon A. Ganiyu

ولد Abd Ganiyu قوم...... پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر 32 سال بیعت 2001 ساکن Asaka ضلع و ملک نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 نومبر 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 10ہزار Naira ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Sulaimon A. Ganiyu گواہ شد نمبر1۔ Muneem s/o Bello گواہ شد نمبر2۔ Afeez s/o Akinwale

مسل نمبر 122983 میں Idris Olalekan

ولد Ogunsola قوم...... پیشہ طالب علم عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Ogbomoso ضلع و ملک نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13 مارچ 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 6ہزار Naira ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Idris Olalekan گواہ شد نمبر1۔ Ahmad s/o Abd Raheem گواہ شد نمبر2۔ Ibrahim s/o Adejimi

مسل نمبر 122984 میں Hafsat

زوجہ Raji قوم...... پیشہ خانہ داری عمر 45 سال بیعت 1998ء ساکن Iseyew ضلع و ملک نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15 مئی 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 5ہزار Naira ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Hafsat گواہ شد نمبر1۔ Hassan s/o Akintola گواہ شد نمبر2۔ Abdur Raheem s/o Bello

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

مجلس موصیان احمد نگر کا معلوماتی سفر

احمد نگر کے موصیان کو بھیرہ کے لئے ایک معلوماتی سفر مورخہ 27 فروری 2016ء کو کرنے کا موقع ملا۔ جس میں 31 موصیان شامل ہوئے تھے۔ یہ سفر دعا کے ساتھ صبح سات بجے شروع ہوا بھیرہ میں ہم نے حضرت مولانا نورالدین صاحب بھیروی خلیفۃ المسیح الاول کی رہائش گاہ دیکھی اور بیت نور میں دعا کرنے کی سعادت بھی پائی اس کے بعد وہ جگہ دیکھی جہاں آپ مطب تعمیر کروا رہے تھے کہ خدا تعالیٰ کے فرستادہ کے دیدار کے شوق میں قادیان گئے اور پھر ہمیشہ ہمیش کے لئے قادیان کے ہی ہو گئے۔

یہاں سے فارغ ہو کر ہم نے بیت فضل دیکھی جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 26 نومبر 1950ء کو معرکۃ الآراء تقریر کی تھی۔ بیت فضل میں اجتماعی دعا کی اور یادگاری گروپ فوٹو بھی بنوایا۔

بھیرہ کے بعد پنڈ دادنخان پہنچے جہاں پر ہمیں محترم رانا غلام مصطفیٰ منصور صاحب مربی سلسلہ نے مقامی احباب کے ساتھ خوش آمدید کہا اور وہ سکول دکھایا جہاں حضرت خلیفہ اول نے کچھ عرصہ تدریس کے فرائض سرانجام دیئے تھے۔

ایک خوبصورت جگہ پر دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد ہم کھیوڑہ نمک کی کان دیکھنے کے لئے روانہ ہوئے اور شام تک تمام افراد نے وہاں سیر کا خوب لطف اٹھایا اور تصاویر بھی بنوائیں۔

شام کو واپسی کا سفر اختیار کیا اور بخیریت رات آٹھ بجے کے بعد بفضلہ تعالیٰ گھر پہنچ گئے۔ اللہ تعالیٰ تمام موصیان کے ایمان وایقان میں ترقی عطا فرمائے اور ہمیشہ خلافت کے ساتھ وابستہ رکھے۔ آمین

ولادت

مکرم منور احمد بھٹہ صاحب سیکرٹری نومبائعین حافظ آباد شہر لکھتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم خرم شہزاد صاحب و بہو مکرمہ ناصرہ خرم صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 17/اپریل 2016ء کو ایک بیٹے عدیل احمد شہزاد واقف نو کے بعد دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام اذہان احمد شہزاد تجویز ہوا ہے۔ جو کرم محمد اسحق صاحب مرحوم دارالفضل ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر، ماں باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور بنی نوع انسان کیلئے نافع الناس وجود بنائے۔ آمین

ولادت

مکرمہ سمیرا مشہود صاحبہ زوجہ مکرم مشہود احمد کھوکھر صاحب باب الابواب غربی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

مورخہ 28 مارچ 2016ء کو خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے خاکسارہ کو 4 بیٹیوں کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بیٹے کا نام شایان بن مشہود تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم بشارت احمد کھوکھر صاحب واپڈا والے باب الابواب غربی ربوہ کا پوتا اور مکرم محمد انور صاحب ناصر آباد شرقی ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب کرام اور بزرگان سلسلہ سے نومولود کے خادم دین اور دینی و دنیاوی حسنات سے نوازے جانے کیلئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

مکرمہ امۃ النصیر صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک محمود صاحب مرحوم مربی سلسلہ کوارٹرز تحریک جدید ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے سسر مکرم سیف علی شاہد صاحب سابق امیر ضلع میرپور خاص مقیم آسٹریلیا کا ہرنیا کا آپریشن ہوا ہے۔ اب طبیعت بہتر ہے گھر آ گئے ہیں تمام احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد کامل شفا اور مقبول خدمت دین والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

فضل عمر سوکر لیگ

(مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ)

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ کو فضل عمر سوکر لیگ کروانے کی توفیق ملی۔ آل ربوہ فضل عمر سوکر لیگ کے انعقاد سے قبل مورخہ 5 تا 20 مارچ فٹ بال ٹریننگ کیمپس منعقد کئے گئے۔ ٹریننگ کیمپس دارالیمن وسطی سلام، دارالنصر وسطی، دارالرحمت وسطی، دارالصدر غربی لطیف اور جلسہ گاہ کی گراؤنڈز میں منعقد ہوئے۔ ان کیمپس کے ذریعہ سے 6 ٹیمز بنائی گئیں۔ فضل عمر سوکر لیگ کا افتتاح مورخہ 6/اپریل 2016ء کو محترم سالک احمد صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے دعا سے کیا۔ لیگ کے دوران ہر ٹیم نے آپس میں ایک ایک میچ کھیلا جس کے بعد Top Two ٹیمز مسرور یونائیٹڈ اور ناصر ایف سی کے درمیان فائنل میچ مورخہ 17/اپریل 2016ء دارالرحمت وسطی کی گراؤنڈ میں کھیلا گیا۔ جو ناصر ایف سی نے جیت لیا۔ اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی محترم وسیم احمد امتیاز صاحب قائد ذہانت وصحت جسمانی مجلس انصار اللہ پاکستان تھے۔ تلاوت کے بعد مکرم حافظ لبید ظفر صاحب سیکرٹری صحت جسمانی مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ نے رپورٹ پیش کی۔ جس کے بعد مہمان خصوصی نے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم فرمائے اور اطفال کو نصائح کیں۔ میچ کے دوران مہمانان کی ریفریشمنٹ سے تواضع کی جاتی رہی۔

ضرورت خادم بیت الذکر

جماعت احمدیہ ہری پور ہزارہ کو سنٹر کیلئے کل وقتی خادم کی ضرورت ہے۔ رہائش کے علاوہ معقول الاؤنس دیا جائے گا۔ خدمات دین کا جذبہ رکھنے والے خواہشمند احباب صدر یا امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ صدر صاحب یا خاکسار سے مل لیں۔ یا پھر ان فون نمبرز پر رابطہ کر لیں۔

0334-9501269 0333-5070501

(امیر ضلع ہری پور ہزارہ)

سانحہ ارتحال

مکرم کریم اللہ صاحب دارالصدر شمالی حلقہ بیت الہدیٰ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم انعام اللہ صاحب ولد مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب مرحوم تقریباً 15 دن طاہر ہارٹ میں زیر علاج رہ کر مورخہ 19/اپریل 2016ء کو وفات پا گئے۔ مرحوم اڑھائی سال سے گردوں کے مریض تھے۔ بڑے حوصلے اور ہمت سے بیماری کا مقابلہ کیا۔ بالآخر الٰہی تقدیر غالب آئی۔ اس روز بعد نماز مغرب بیت الہدیٰ کے متصل وقف جدید کے گراسی پلاٹ میں نماز جنازہ ادا کی گئی اور قبرستان عام میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم قاسم ساہی صاحب صدر محلہ نے دعا کروائی۔ مرحوم نے سوگواروں میں ضعیف العمر والدہ، 5 بھائی، 2 بہنیں، بیوہ، 2 بیٹیاں اور ایک بیٹا سوگوار چھوڑے ہیں۔ بچوں کی عمریں 8، 10 اور 12 سال ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے۔ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ بچوں کا خود حامی و ناصر ہو۔ آمین

خاکسار تمام عزیز واقارب دوستوں اور احباب کا تہہ دل سے شکر گزار ہے۔ جنہوں نے فون کر کے اور گھر تشریف لا کر غم کی اس گھڑی میں ہماری حوصلہ افزائی کی۔ اللہ تعالیٰ تمام افراد کو جزائے خیر دے۔ آمین

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم رفیع احمد رند صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے مظفرگڑھ اور ڈیرہ غازیخان کے اضلاع کے دورہ پر ہیں احباب جماعت واراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

سالانہ تقریب تقسیم انعامات

(مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ کو ایوان ناصر دفاتر مجلس انصار اللہ پاکستان میں مورخہ 12/اپریل 2016ء کو سالانہ تقریب تقسیم انعامات واسناد برائے سال 2015ء منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ شام 6:30 بجے محترم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان کی صدارت میں کارروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت، عہد اور نظم کے بعد مکرم محمد محمود طاہر صاحب نائب صدر صف دوم مجلس انصار اللہ پاکستان نے نظام وصیت کی اہمیت وبرکات پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم محمد انور نسیم صاحب منتظم عمومی مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ نے سالانہ رپورٹ پیش کی۔ سال 2015ء ڈائمنڈ جوبلی سال تھا۔ اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصار اللہ مقامی مقابلہ حسن کارکردگی بین المجالس میں اول اور علم انعامی کی حقدار قرار پائی ہے۔ انہوں نے سال بھر میں ہونے والے اجلاسات، میٹنگز، دورہ جات، قائدین و منتظمین مقامی، ریفریشر کورسز، جلسہ ہائے یوم مسیح موعود، یوم مصلح موعود اور یوم خلافت نیز مختلف شعبوں کے سیمینارز کی تفصیلات بیان کیں۔ 11 انصار کو ناظرہ اور 9 انصار کو ترجمۃ القرآن مکمل کروایا گیا اور تقریب آمین ہوئی۔ خدمت خلق کے شعبے میں 1 2 ہزار سے زائد احباب کو کھانا کھلایا گیا۔ 286 میڈیکل کیمپس کے ذریعہ 23 ہزار 569 مریضوں کا علاج کیا گیا۔ 10 لاکھ 64 ہزار 747 روپے کی ادویات مہیا کی گئیں۔ اسی طرح 31 لاکھ سے زائد رقم بطور امداد مستحقین کو دی گئی۔ مقامی کی ڈسپنسری سے 15 صد سے زائد افراد نے استفادہ کیا۔ 650 نئے ان سلے سوٹ تقسیم کئے نیز 33 گھروں میں راشن بھی مہیا کیا گیا۔ 8 اجتماعی وقار عمل کئے گئے۔ 389 مستحقین کو گندم بطور مدد دی گئی۔ 35 انصار نے عطیہ چشم کے فارم پر کئے۔ تربیتی امور کیلئے 678 افراد پر مشتمل 345 وفود نے 4 ہزار 252 گھرانوں سے رابطہ کیا۔ دوران سال 27 موصیان کا اضافہ ہوا۔

اس کے بعد محترم صدر صاحب نے پہلی دس پوزیشن حاصل کرنے والے محلہ جات میں انعامات واسناد تقسیم کیں۔ اور پھر خطاب کیا۔ حسن کارکردگی کی بناء پر ربوہ کے محلہ جات میں دارالعلوم شرقی نور اول، دارالفتوح غربی دوم اور ناصر آباد جنوبی سوم قرار پائے۔ ازاں بعد مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب زعیم اعلیٰ نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اور اعلانات کئے۔ نچلے ہال میں نماز مغرب وعشاء جمع کر کے ادا کی گئیں۔ پھر دفتر جلسہ سالانہ کے سبزہ زار میں تمام مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

2 مئی 2016ء

12:30 am	Beacon of Truth Live (سچائی کا نور)
1:35 am	Roots to Branches
2:00 am	احمدیت: آغاز سے ترقیات تک گفتگو
2:20 am	جامعہ احمدیہ
3:00 am	خطبہ جمعہ 29۔اپریل 2016ء
4:10 am	سوال وجواب
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:30 am	آؤحسن یار کی باتیں کریں
5:45 am	یسرنا القرآن
6:15 am	گلشن وقف نو
7:20 am	Roots to Branches
	احمدیت: آغاز سے ترقیات تک
8:00 am	خطبہ جمعہ 29۔اپریل 2016ء
9:10 am	جامعہ احمدیہ
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	درس حدیث
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	حضورانور کے اعزاز میں کینیڈا میں استقبالیہ 16جولائی 2012ء
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:35 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
1:55 pm	فرنچ سروس یکم دسمبر 1997ء
3:00 pm	خطبہ جمعہ 4دسمبر 2015ء (انڈونیشن ترجمہ)
4:10 pm	تقاریر جلسہ سالانہ 28دسمبر 2015ء
4:55 pm	تلاوت قرآن کریم
5:05 pm	الترتیل
5:35 pm	خطبہ جمعہ 11جون 2010ء
7:05 pm	بنگلہ سروس
8:10 pm	تقاریر جلسہ سالانہ
9:00 pm	The Bigger Picture
10:30 pm	الترتیل
11:05 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	حضورانور کے اعزاز میں کینیڈا میں استقبالیہ
11:55 pm	درس

3 مئی 2016ء

12:05 am	سیرت حضرت مسیح موعود
12:25 am	صومالی سروس
1:00 am	جماعت احمدیہ کا تعارف
1:55 am	اللہ کے خادم
2:45 am	خطبہ جمعہ 11جون 2010ء
4:15 am	تقاریر جلسہ سالانہ
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم، درس حدیث
5:40 am	الترتیل
6:05 am	ہماری تعلیم
6:30 am	حضورانور کے اعزاز میں کینیڈا میں استقبالیہ 16جولائی 2012ء
7:30 am	خطبہ جمعہ 11جون 2010ء
9:15 am	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	درس
11:45 am	یسرنا القرآن
12:15 pm	گلشن وقف نو
1:15 pm	نور مصطفوی
1:35 pm	اوپن فورم
2:15 pm	سوال وجواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ 29۔اپریل 2016ء (سندھی ترجمہ)
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم
5:10 pm	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
5:45 pm	یسرنا القرآن
6:10 pm	فیتھ میٹرز
7:05 pm	بنگلہ سروس
8:05 pm	سپینش سروس
8:40 pm	اوپن فورم
9:15 pm	فوڈ فار تھاٹ
10:00 pm	آؤ کہانی سنیں
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	گلشن وقف نو

ضرورت لیبارٹری اسسٹنٹ

طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں کوالیفائیڈ لیبارٹری اسسٹنٹ کی آسامیاں خالی ہیں۔ جنہوں نے لیبارٹری ٹیکنیشن کا ڈپلومہ کیا ہوا ہو۔ خواہشمند اپنی C V تعلیمی اسناد کی فوٹو کاپیاں اور درخواست ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے نام، اپنے صدر صاحب/امیر صاحب کی سفارش سے ارسال کریں۔
(ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ)

عباس شوز اینڈ کھسہ ہاؤس

لیڈیز، بچگانہ، مردانہ کھسوں کی ورائٹی نیز لیڈیز کولاپوری چپل اور مردانہ پشاوری چپل دستیاب ہے۔

اقصیٰ چوک ربوہ: 0334-6202486

سٹی پبلک سکول (دارالصدر جنوبی ربوہ)

داخلے جاری ہیں

سٹی پبلک سکول کے نوٹیفیکیشن 2016-17 کے حوالے سے کلاس 6th تا کلاس 9th داخلے جاری ہیں جس کے لئے **داخلہ فارم** دفتر سے دفتری اوقات میں حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

☆ بہترین عمارت، ماحول، مکمل لیبارٹری، لائبریری کی سہولت

میٹرک کے شاندار رزلٹ کا حامل ادارہ

☆ تجربہ کار اساتذہ اور ماہرین تعلیم کی سرپرستی اور راہنمائی۔
بچوں کے بہتر مستقبل اور داخلہ کے لئے دفتر سے فوری رابطہ کریں
☆ فیصل آباد بورڈ سے الحاق شدہ

رابطہ کے لئے: 047-6214399,6211499

Warda فیبرکس

گرمی آئی لان لائی

لان ہی لان

تمام لان انتہائی مناسب ریٹ پر حاصل کریں۔

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 28/اپریل

طلوع فجر	3:58
طلوع آفتاب	5:24
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	6:48
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	38 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	20 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

28۔اپریل 2016ء

6:35 am	حضورانور کا جلسہ سالانہ سے خطاب
7:35 am	دینی وفقہی مسائل
9:55 am	لقاء مع العرب
11:05 am	تلاوت قرآن کریم
12:10 pm	حضورانور کا یو ایس کانگریس سے خطاب یکم جولائی 2012ء
2:00 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
7:05 pm	خطبہ جمعہ 22۔اپریل 2016ء
9:30 pm	ترجمۃ القرآن کلاس

گارڈن اسٹیٹ اینڈ موٹرز

پراپرٹی اور گاڑیوں کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ

آصف سہیل بھٹی: 0321-9988883
ساہیوال روڈ نزد دیکر دارالعلوم (ب) 0333-9795338

طارق آٹوز اینڈ جنریٹر سپیئر پارٹس

ہمارے ہاں تمام جنریٹروں کے سپیئر پارٹس مناسب قیمت پر دستیاب ہیں۔ نیز جنریٹروں کی مرمت کا کام بھی تسلی بخش کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ٹول کی ورائٹی بھی مناسب قیمت پر دستیاب ہے۔

دارالرحمت شرقی ریلوے روڈ ربوہ: 0331-7721945

طیب احمد

First Flight (Regd.) COURIERS

انٹرنیشنل کوریئر اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ریلیف میں حیرت انگیز حد تک کی دنیا بھر میں سامان بھجوانے کیلئے رابطہ کریں

جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکجز

72 گھنٹے میں ڈیلیوری تیز ترین سروس کم ترین ریٹ پک اپ کی سہولت موجود ہے

الریاض نرسری ڈی بلاک فیصل ٹاؤن مین پیکو روڈ لاہور پاکستان

DHL Service provider

0321-4738874
0092-4235167717,35175887

FR-10

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا

انٹرنیشنل موٹرز لاہور

تمام جاپانی گاڑیوں کے پرزہ جات دستیاب ہیں

PREMIER EXCHANGE CO, 'B' PVT.LTD

Formaly Jakarta Currency

PREMIER EXCHANGE

State Bank Licence No 11

Director: Adeel Manzar

Ph: 042-37566873
37580908, 37534690
Fax: 042-37568060
Mobil: 0333-4221419

DEALS IN ALL FOREIGN CURENCIES

Shop # 31, Ground Floor, Latif Center, (Jewelry Market) Ichra Lahore